۱۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَاَنْذِرْ۔ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ (المدثر:۲تا۴)۔

اور پھر فرمایا:۔

یہ سورۃ المدثر کا ابتدا ہے۔ یہاں فرمایا ہے۔ کس نے فرمایا ہے؟ تمہارے رب، محسن، مربی، منعم اور بڑے بادشاہ نے فرمایا ہے۔ اس مولا نے جس نے تم کو ہاتھ، ناک، کان دیئے۔ ایسا محسن، مربی اپنی پاک کتاب میں فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔ ہوا اور کھانے پینے کے بغیر کسی کا گزارہ نہیں ہوتا مگر اب بھی ایسی قومیں ہیں کہ وہ کپڑے وغیرہ کا استعمال نہیں جانتیں۔ بنارس میں ایک سادھو تھا۔ وہ ننگا رہا کرتا تھا۔ لوگ اس کی بڑی قدر کرتے تھے۔ افریقہ میں بھی ایسے لوگ ہیں کہ بیویوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں مگر ان میں وحشت ہے اور ننگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ہم نے تجھ کو لباس پہنایا۔

قُمْ فَاَنْذِرْ اس لئے کھڑا ہو جا اور کھڑے ہو کر، جو لوگ بدکار ہیں، نافرمان ہیں اور خدا تعالیٰ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتے، ان کو ڈراؤ۔ میرا خیال ہے کہ جو حکم کوئی بادشاہ کسی جرنیل یا بڑے حاکم کو دیتا ہے، اس کی تعمیل اس کی سپاہ اور رعایا پر بھی فرض ہو جاتی ہے۔ یہ حکم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اس لئے یہ ہم پر بھی فرض ہے۔ بہت سارے لوگ ایماندار بھی بنتے ہیں اور پھر شرک

بھی کرتے ہیں۔ اکثر لوگوں کا اگر تم حکم مانو گے تو وہ تم کو گمراہ کر دیں گے۔ خدا کا حکم مانو۔

بادشاہ اور بڑے بڑے حکام لوگوں کی اصلاح کے لئے کیسے کیسے قانون بناتے ہیں اور دو تین برس اس کی نگرانی کرتے اور پھر اس کو جاری کرتے ہیں۔ پھر اس پر نظر ثانی کر کے اصلاح کرتے ہیں۔ پھر اس کو شائع کرتے ہیں۔ غرض مقنن اور تجربہ کار لوگ کیسی کیسی تکلیفیں لوگوں کی بھلائی کے لئے برداشت کرتے ہیں۔ لیکن لوگ اس کی بھی نافرمانی کرتے ہیں۔ دیکھو! پولیس کیسی کوشش لوگوں کے امن وامان کے لئے کرتی ہے۔ اگرچہ پولیس میں بھی بعض بدکار پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن تاہم وہ لوگوں سے چوری بدکاری چھڑانے میں کوشاں رہتی ہے۔ لیکن جس قدر نئے قانون وضع ہوتے ہیں اسی قدر شریر لوگ شرارت کی راہیں نکال لیتے ہیں۔

اس لئے ہر ایک شخص کو تم میں سے چاہئے کہ وہ اٹھ کر ہر روز لوگوں کو سمجھائے۔ اگر کوئی کسی کی بات نہیں مانتا تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔ لوگ بادشاہوں' حکام اور دیگر اپنے بہی خواہوں کی نافرمانی کرتے ہیں' اس لئے خدا کا حکم ہے کہ تمہارا کام سمجھانا اور ڈرانا ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ لوگوں کو سمجھاتے جاؤ اور ڈراتے جاؤ۔ اور اس ڈرانے میں یہ کوشش کرو کہ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت کا ذکر ہو اور اپنی غلطیوں کی بھی اصلاح کرو۔ چوری' بدنظری' بدکرداری اور دیگر تمام بدیوں کو پہلے خود چھوڑ دو۔ اور یہ وعظ اس لئے نہ ہو کہ بس آپ کھڑے ہوئے یہ کہو کہ میرے لئے کچھ پیسے جمع کرو۔ بلکہ محض اللہ کے لئے کرو۔

میں سَاَلَ سَائِلٌ کے لئے پکا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ الٰہی کچھ اسی طرح تھا۔ یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں۔ اول خدا کے منکر نہی عن المنکر کی تعمیل ہوئی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اس کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت وتصرف کا ذکر ہو۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سننا چاہتے ہیں۔ اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کے وجوہات نکال کر واعظ میں نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے۔ (بدر جلد ۱۲ نمبر ۱۸---۳۱/ اکتوبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)